

سنن ابو داؤد کی شرح اور حواشی

سبیل حسن ☆

صحاح ستہ میں سنن ابو داؤد ایک نمایاں حیثیت رکھتی ہے، اور اکثر اہل علم کی رائے میں صحیحین کے بعد سنن ابو داؤد ہی کا درجہ آتا ہے۔ جیسا کہ حافظ ابن حجر اپنے دیوان میں فرماتے ہیں۔

مثل البخاری ثم مسلم الذی يتلوه في العليا ابو داؤدا
فاتق التصانيف الكبار بجمعه الاحكام فيها يبذل المجهود (۱)
ترجمہ۔ بخاری پھر مسلم کے بعد بلندی میں ابو داؤد کا درجہ ہے، جو اس میں احکام کی احادیث کو جمع کرنے کی وجہ سے تمام بڑی تصانیف پر بازی لے گئے۔
اس کے علاوہ جو سنن ابو داؤد کی خصوصیات اسے دوسری کتب حدیث سے ممتاز کرتی ہیں ان میں مندرجہ ذیل وجوہات قابل ذکر ہیں۔

- ۱۔ امام ابو داؤد کبھی ایک ہی سند میں مختلف اسانید کو بیان کر دیتے ہیں اسی طرح کبھی ایک متن میں مختلف متون کو اکٹھا کر دیتے ہیں، پھر ان میں سے ہر حدیث کے الفاظ کو علیحدہ علیحدہ بیان فرماتے ہیں تاکہ الفاظ کا اختلاف ظاہر ہو جائے۔
- ۲۔ امام ابو داؤد کا یہ بھی طریقہ ہے کہ وہ طویل حدیث کو کبھی مختصر بیان کرتے ہیں کیونکہ اگر پوری حدیث ذکر کر دی جائے تو بعض سننے والے اس کی فقہت کو سمجھ نہ سکیں گے۔

- ۳۔ ان کا یہ بھی ارشاد ہے کہ جب وہ دو یا تین حدیثیں ایک باب میں ذکر کرتے ہیں تو ان کا مقصد کسی خاص نقطہ نظر کو بیان کرنا ہوتا ہے، جو پہلی روایت میں موجود نہیں یا کسی خاص حیثیت سے مزید کلام کی ضرورت ہوتی ہے تو متعدد احادیث کو

باب کے تحت لاتے ہیں، ورنہ اختصار ہی سے کام لیتے ہیں۔
۴- اسی طرح ایک باب کے تحت مختلف روایات جمع کر دیتے ہیں تاکہ ایک مسئلہ میں مختلف اقوال کے دلائل معلوم ہو جائیں۔

۵- ان کی احیث کی روایت میں تکرار بھی پائی جاتی ہے، جس کی بدیہی وجہ احیث میں ایک سے زیادہ احکام اور معانی کا ہونا ہے، لیکن امام ابو داؤد کے ہاں تکرار کی کثرت امام بخاری کی طرح نہیں ہے اور نہ ہی وہ احیث کو ٹکڑوں میں تقسیم کر کے روایت کرتے ہیں (۲)

انہی اہم خصوصیات کی وجہ سے مختلف زمانوں میں اہل علم سنن ابو داؤد کی خدمت میں مشغول رہے، کسی نے شرح کی، کسی نے اس کو مختصر کرنے کا بیڑا اٹھایا اور کسی نے اس کے راویوں کو اپنا موضوع تحقیق بنایا، اور آج تک یہ سلسلہ جاری ہے۔

الف- شروح

۱- سنن کی قدیم ترین شرح امام خطابی کی ہے، ان کا پورا نام ابوسلیمان حمد بن محمد بن خطاب البستی (م ۳۳۸ھ) تھا، اور یہ شرح معالم السنن کے نام سے مشہور ہے، اور طبع ہو چکی ہے، حافظ شہاب الدین احمد بن محمد بن ابراہیم المقدسی (م ۷۶۵ھ) نے معالم السنن کا اختصار کیا ہے۔ (عجالة العالم من كتاب المعالم) (۳)

۲- امام نووی (م ۶۷۶ھ) کی شرح جو مکمل نہیں کر سکے (۴)۔

۳- الحافظ مسعود بن احمد ابن مسعود الحارثی البغدادی (م ۷۱۱ھ) کی شرح، حافظ ابن رجب کہتے ہیں۔ انہوں نے سنن کے کچھ حصے کی شرح کی ہے (۵)۔

۴- قطب الدین ابوبکر احمد بن دین الیملنی (م ۷۵۲ھ) کی نامکمل شرح چار مجلدات میں ہے (۶)۔

۵- حافظ مظاہی بن قلیح الحنفی (م ۷۶۳ھ) کی نامکمل شرح (۷)۔

۶- حافظ احمد بن محمد بن ابراہیم المقدسی (م ۷۶۵ھ) کی شرح مسی (انتحاء السنن واقتفاء السنن) (۸) شرح قلمی شکل میں موجود ہے، اور بظاہر انہوں نے ہی معالم السنن کا اختصار بھی کیا ہے۔

۷- حافظ عمر بن علی المعروف بابن الملقن (م ۸۰۳ھ) نے سنن کے زوائد کی شرح کی

ہے۔ یہ شرح دو جلدوں پر مشتمل ہے (۹)۔

- ۸- حافظ عمر بن رسلان بن نصر البلقینی (م ۸۰۵) کی شرح (۱۰)۔
- ۹- حافظ ولی الدین بن ابی زرعہ العراقی (م ۸۲۶) کی شرح جسے وہ مکمل کر سکے اور نہ ہی اس کی تہذیب کر سکے (۱۱)۔
- ۱۰- محدث احمد بن حسین بن رسلان الشافعی الرملی (م ۸۳۳) نے سنن کی مفصل شرح کی ہے (۱۲) جو کہ چار ضخیم جلدات پر مشتمل ہے، اور اس میں انہوں نے قدیم مولفین سے بھرپور استفادہ کیا ہے، الحمد للہ راقم الحروف کو ڈاکٹریٹ کی ڈگری کے حصول کے لئے اس شرح کے کچھ حصے کی تحقیق کرنے کا شرف حاصل ہوا ہے (۱۳)۔
- ۱۱- حافظ محمود بن العینی (م ۸۵۵ھ) نے سنن کے کچھ حصے کی شرح کی (۱۴)۔
- ۱۲- حافظ جلال الدین السیوطی (م ۹۹۱ھ) نے مرقاۃ العبود کے نام سے شرح لکھی ہے، اور علی بن سلیمان الدمشقی (م ۱۳۰۶) نے درجات مرقاۃ العبود کے نام سے اس کا اختصار کیا ہے۔ یہ شرح مطبوعہ موجود ہے (۱۵)۔
- ۱۳- علامہ ابوالحسن محمد بن عبدالملوی السندی (م ۱۳۳۸) نے فتح الودود کے نام سے شرح لکھی ہے (۱۶)۔
- ۱۴- شہاب الدین ہارون بن بہاء الدین الرحمانی (م ۱۳۰۶ھ) نے عون الودود کے نام سے شرح لکھی ہے (۱۷)۔
- ۱۵- علامہ ابو الطیب شمس الحق بن امیر علی عظیم آبادی (م ۱۳۱۳) نے ایک مفصل شرح غایۃ المقصود کے نام سے لکھی ہے، لیکن اس کا صرف ایک جزء ان کی زندگی میں شائع ہو سکا اور باقی نامکمل مخطوطہ خدائش لائبریری پٹنہ میں محفوظ ہے، اور یہ نامکمل حصہ کتاب الصلوة کے آغاز تک ہے (۱۸)۔
- ۱۶- مولانا شمس الحق عظیم آبادی کی دوسری مختصر شرح عون العبود کے نام سے متداول ہے، یہ شرح چار ضخیم جلدوں میں ۱۳۲۲ میں دہلی سے شائع ہوئی تھی اور اس کتاب کے بارے میں مشہور تو یہی ہے کہ وہ مولانا شمس الحق کی تصنیف ہے۔ لیکن پہلی جلد پر ان کے بھائی مولانا شرف الحق عظیم آبادی کا نام تحریر ہے اور حقیقت میں یہ مولانا شمس الحق ہی کی تصنیف ہے، اور اس کی شرح میں انہوں نے جہاں دیگر اہل علم سے

استفادہ کیا وہاں اپنے بھائی مولانا شرف الحق سے بھی بھرپور فائدہ اٹھایا (۱۹)۔ اس شرح میں مصنف نے جہاں رجال اور مفردات پر سیر حاصل گفتگو کی ہے وہاں سنن ابو داؤد کے تمام نسخوں کو سامنے رکھتے ہوئے سنن کا صحیح ترین نسخہ امت اسلامیہ کے لئے پیش کر دیا ہے (۲۰)۔

۱۷- مولانا ظلیل احمد سارنپوری (م ۱۳۳۶ھ) نے (بذل الجہود) کے نام سے ایک مبسوط شرح لکھی ہے، جس میں متقدمین علماء کے اقوال، فقہی اختلافات اور مفردات پر مفصل بحث کی ہے (۲۱)۔ ہندوستان اور بیروت سے اس کے کئی ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔

۱۸- شیخ محمود بن محمد خطاب البسکی (م ۱۳۵۲ھ) کی شرح مسمى المنہل العذب المورود، جسے وہ مکمل نہ کر سکے۔ ان کے بعد ان کے صاحبزادے امین البسکی بنام فتح الملک المعبود تکلمة المنہل العذب المورود نے اس کی تکمیل کرنے کی کوشش کی لیکن وہ بھی مکمل نہ کر سکے۔ یہ بھی مفصل شرح ہے جس میں مصنف نے رجال حدیث، شرح مفردات، فقہی احکام، تخریج اور تحقیق پر خوب محنت کی ہے (۲۲)۔

۱۹- شیخ محمد نور الدین ہزاروی (م ۱۳۶۶ھ) نے عون الودود کے نام سے شرح تحریر کی ہے جو کہ لکھنؤ سے ۱۳۱۸ھ میں سنن کے ساتھ شائع ہوئی (۲۳)۔

۲۰- شیخ محمد یاسین قادانی (م ۱۳۱۰ھ) نے بیس جلدوں میں الدر المنضود شرح سنن ابی داؤد (۲۴) کے نام سے شرح تحریر کی ہے (غیر مطبوع)۔

ب- حواشی و تعلیقات

۱- حافظ زکی الدین عبدالعظیم بن عبدالقوی المنذری (م ۶۵۶ھ) نے الحد المورود کے نام سے سنن کے حواشی تحریر کئے ہیں (۲۵)۔

۲- حافظ ابراہیم بن محمد ابو الوفاء الدرایسی المعروف بسط ابن العیجی (م ۸۴۱ھ) کے حواشی (۲۶)۔

۳- قاضی محمد بن عمار القہری المالکی (م ۸۴۴ھ) نے مختصر سنن ابی داؤد پر تعلیقات تحریر کی ہیں۔ جس کا نام (المواہب والمنن فی التعریف والاعلام بفوائد السنن) ہے (۲۷)۔

۴- مولانا محمد بارک اللہ لکھنوی (م ۱۳۱۱ھ) کی تعلیقات (۲۸)۔

۵- مولانا فخر الحسن لکھنوی (م ۱۳۱۵ھ) کی تعلیقات جو التعلیق المحمود کے نام سے

معروف ہیں (۲۹)۔

- ۶- شیوخ ثلاثہ مولانا محمود الحسن دیوبندی (م ۱۳۳۹)؛ مولانا محمد انور شاہ کشمیری (م ۱۳۵۲) اور مولانا شبیر احمد عثمانی (م ۱۳۶۹) کے امالی اور تعلیقات مع تعلیقات مولانا خلیل احمد سارنپوری ایک کتاب میں انوار المحمود کے نام سے جمع کر دیئے گئے ہیں (۳۰)۔
- ۷- قاضی حسن بن حسن الیمانی (م ۱۳۳۱) نے تعلیقات لکھنی شروع کی تھیں لیکن مکمل نہ کر سکے (۳۱)۔

- ۸- مولانا عبدالحی الحسنی (م ۱۳۳۱) کی نامکمل تعلیقات (۳۲)
- ۹- مولانا محمد حیات سہلی (م ۱۳۰۹) کی تعلیقات (۳۳)۔
- ۱۰- مولانا ابوالیب عطاء اللہ ضیف بھوجیانی (م ۱۳۰۹) کی تعلیقات جو کہ انہوں نے فیض الودود کے نام سے شروع کی تھیں لیکن مکمل نہ کر سکے (۳۴)۔
- ۱۱- مولانا عبد التواب ملتانوی (م ۱۳۶۶) کی تعلیقات مسی عون المعبود (۳۵)۔
- ۱۲- مولانا عبد الجلیل السامرووی کی تعلیقات (۳۶)۔

- ۱۳- مولانا عبداللہ شمس الدین بن شیر محمد کی تعلیقات مسی کشف الودود (۳۷)۔
- ۱۴- مولانا زبیر علی زئی کا حاشیہ جو کہ زیر طباعت ہے اس میں انہوں نے سنن کی مختصر تشریح اور رجال پر بحث کی ہے۔

ج- سنن ابو داؤد کے مختصرات

- ۱- سنن ابو داؤد کا سب سے اہم اختصار وہ ہے جو کہ امام منذری (م ۶۰۶) نے کیا ہے، اس میں انہوں نے اسناد حذف کر دی ہیں اور اس طرح ابو داؤد کے اقوال بھی ذکر نہیں کئے ہیں، ہر حدیث کے بعد صحاح ستہ میں سے دیگر مصنفین نے اگر اس حدیث کو روایت کیا ہے تو ان کا ذکر کیا ہے (۳۸)۔

- ۲- حافظ ابن القیم (م ۸۵۱) نے سنن کی تہذیب کی ہے جس کو حاشیہ کہنا زیادہ بہتر ہے اور اس میں انہوں نے احادیث کی تصحیح، تفسیح اور علل پر بحث کی ہے، لیکن تمام احادیث پر یہ کلام موجود نہیں ہے (۳۹)۔

- ۳- ساتویں صدی کے محمد بن الحسن بن علی البلخی کا اختصار (۴۰)۔

- د- سنن سے متعلق دیگر علمی خدمات

۱- مستخرجات۔ مختلف اصحاب علم نے سنن ابو داؤد کی مستخرجات (۴۱) تحریر کی ہیں۔ ان میں حافظ محمد بن عبد الملک بن ایمن القرطبی (م ۳۳۰) حافظ قاسم بن اصم القرطبی (م ۳۳۰) حافظ ابو بکر احمد بن علی بن منجوبہ (م ۳۲۸) کے نام قابل ذکر ہیں (۴۲)۔

۲- سنن ابی داؤد کے رجال سے متعلق تصانیف۔ اس میں حافظ ابو علی الحسین بن محمد الیسانی (م ۳۹۸) اور حافظ محمد بن اسماعیل بن محمد بن خلفون (اللاذوی (م ۶۳۶) کی کتاب ”شیوخ ابی داؤد“ محمد بن علی بن قاسم الجذامی کی ”کنی المحدثین فی ابی داؤد“ اور رفیع الدین ہمدانی علی الصدیقی، الشکر انوی البہاری (م ۱۳۳۸) کی ”رحمۃ الودود علی رجال سنن ابی داؤد“ (۴۳) اس کے علاوہ رجال سے متعلق دیگر کتب بھی پائی جاتی ہیں لیکن وہ سب صحاح ستہ کے رجال کے ساتھ مشترک ہیں۔

۳- سنن ابی داؤد سے متعلق جدید علمی خدمات

۱- شامی محدث شیخ ناصر الدین الالبانی کی صحیح سنن ابو داؤد، جس میں انہوں نے سند کو مختصر اور ضعیف احادیث کو حذف کر دیا ہے، اس کے بعد شیخ زہیر الشاولیش نے ضعیف سنن ابو داؤد مرتب کی ہے جس میں انہوں نے شیخ البانی کی دیگر کتب سے فائدہ اٹھاتے ہوئے سنن کی بقیہ ضعیف احادیث جمع کر دی ہیں۔

۲- المتروکون والمجهولون و مرویاتہم فی سنن ابی داؤد۔ جامعہ ام القری مکہ مکرمہ سے ایم اے کا مقالہ جس میں سنن کے متروک اور مجهول راویوں اور ان کی احادیث کی تحقیق کی گئی ہے (۴۴)۔

۳- ابو داؤد البستانی واثرہ فی علم الحدیث۔ جامعہ ام القری میں ایم اے کا مقالہ جس میں امام ابو داؤد کی شخصیت اور ان کا علم حدیث پر اثرات کے موضوع پر بحث کی گئی ہے (۴۵)۔

۴- المستخرج لاقوال ابی داؤد۔ اس کتاب میں مولف فالح الشبلی نے امام ابو داؤد کے وہ تمام اقوال جمع کر دیئے ہیں جن کا تعلق جرح و تعدیل سے ہے اور یہ اقوال ان کی سنن اور دیگر کتب سے اخذ کیئے گئے ہیں (۴۶)۔

۵- ماسکت عنہ الامام ابو داؤد مما فی اسنادہ ضعیفہ۔ جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ سے ایم اے کا مقالہ جس میں ان احادیث پر بحث کی گئی ہے جن پر امام ابو داؤد نے

خاموشی اختیار کی ہے اور ان کی سند میں ضعیف راوی پایا جاتا ہے (۴۷)۔

۶- حکم ماسکت علیہ ابو داؤد۔ مولانا عبدالحمید ازہرنے یہ مقالہ جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ میں بی اے کی ڈگری کے حصول کے لئے پیش کیا تھا، جس میں ان احادیث کے حکم کی وضاحت کی ہے جن پر امام ابو داؤد کسی قسم کا کوئی حکم بیان نہیں کرتے (۴۸)۔

۷- زبدة المقصود فی حال ما قال ابو داؤد شیخ محمد طاہر الرحیمی المدنی کی تصنیف جس میں انہوں نے امام ابو داؤد کے اقوال کی شرح کی ہے (۴۹)۔

۸- شرح کتاب السنۃ من سنن ابی داؤد۔ جامعہ الامام محمد بن سعود الاسلامیہ ریاض سے ایم اے کا مقالہ جس میں سنن کی کتاب السنۃ کی شرح اور تحقیق کی گئی ہے (۵۰)۔

۹- ابو داؤد حیاتہ و سننہ ڈاکٹر محمد لطفی الصبغ کی کتاب جس میں انہوں نے امام ابو داؤد کی شخصیت اور سنن کے بارے میں مفصل بحث کی ہے (۵۱)۔

۱۰- سنن ابو داؤد کے اردو اور انگریزی تراجم

پاک و ہند میں اہل علم سنن ابو داؤد کی خدمت میں کسی سے پیچھے نہیں رہے، انہوں نے اس عظیم کتاب کو اردو اور انگریزی میں منتقل کیا، جن حضرات نے اس کے اردو تراجم تیار کیئے ان میں علامہ وحید الزماں (م ۱۳۳۸ھ)، مولانا عبدالاول، مولوی بدیع الزماں، مولانا عبدالحکیم خان اختر شاہجہاں پوری اور مولانا منظور احمد کے اسمائے گرامی قابل ذکر ہیں۔ ایک ترجمہ میں مولانا سبحان محمود کے تعلیقات اور حواشی بھی شامل ہیں (۵۲)۔ اور اسی طرح ڈاکٹر احمد حسن ٹونگی کو یہ شرف حاصل ہوا کہ انہوں نے اس کتاب کو انگریزی میں منتقل کیا (۵۳)۔

حواشی

- ۱- عبد اللہ صالح البراک: امام ابو داؤد البجستانی، ص ۶۷۔
- ۲- مجلہ البحوث الاسلامیہ۔ ادارہ البحوث العلمیہ۔ الرياض، محمد الصباغ، ابو داؤد حیاتیہ و سنتہ، مولانا تقی الدین ندوی مظاہری، محدثین عظام اور ان کے علمی کارنامے۔ مجلس نشریات اسلام۔ کراچی، ص ۲۰۰-۲۰۲
- ۳- حاجی خلیفہ: کشف الظنون ۲/۱۰۰۳۔
- ۴- السیوطی: المنہاج السوی فی ترجمہ الامام النووی (ص ۷۳)
- ۵- البراک۔ امام ابو داؤد، ص ۶۸۔
- ۶- حاجی خلیفہ کشف الظنون، ۲/۱۰۰۵
- ۷- ابن ندیم الحلی۔ لحظہ الاحفاظ، ذیل طبقات الحفاظ ص ۱۳۹، والسیوطی ذیل طبقات الحفاظ، ص ۳۶۶، کشف الظنون ۲/۱۰۰۵
- ۸- حافظ ابن حجر: الدرر الكامنه (۱/۲۳۲)، کشف الظنون ۲/۱۰۰۳، ذیل طبقات الحفاظ، ص ۱۹۹
- ۹- الخاوی، الضوء اللامع (۶/۱۰۲)، ابن ندیم الحلی، لحظہ الاحفاظ ذیل طبقات الحفاظ، ص ۱۹۹
- ۱۰- محمد الصباغ: مجلہ البحوث الاسلامیہ، الرياض
- ۱۱- الخاوی، الضوء اللامع (۶/۱۰۲)، السیوطی: ذیل طبقات الحفاظ، ص ۳۷۶۔
- ۱۲- الخاوی: الضوء اللامع (۱/۲۸۵) الشوکانی: البدر الطالع (۱/۵۱) ابن العمد: شذرات الذهب (۷/۲۳۹) کشف الظنون (۲/۱۰۰۵) ہدایۃ العارفین: ۱/۱۳۶، مبارکپوری: مقلّمہ تحفہ الاحوفی، ص ۱۲۷، ابوالحسن علی ندوی، مقلّمہ بذل المجہود، ۱/۷، مقدمہ غایۃ المقصود، ۱/۳۷، نواد یزگین: تاریخ التراث العربی، ۱/۳۸۳۔
- ۱۳- الحمد للہ اسمال۔ جامعہ الامام محمد بن سعود الاسلامیہ۔ ریاض میں حدیث اور علوم حدیث سے ڈاکٹریٹ کی ڈگری اعزازی رتبہ کے ساتھ حاصل کی، تحقیق شدہ حصہ صلاة المسافرين، صلاة الخوف، صلاة التطوع و قیام اللیل اور باب قراۃ القرآن پر مشتمل ہے۔
- ۱۴- نواد یزگین۔ تاریخ التراث العربی (۱/۳۸۳)
- ۱۵- نواد یزگین۔ تاریخ التراث العربی (۱/۳۷۶)، اس کا مطبوعہ نسخہ ادارہ تحقیقات اسلامی کی لائبریری میں موجود ہے۔
- ۱۶- نواد یزگین۔ تاریخ التراث العربی (۱/۳۸۳)

- ۱۷- الزرکلی۔ اعلام ۱۷۸/۳، کمالہ: معجم المولفین ۳/۴۹۔
- ۱۸- حال ہی میں ریاض سے یہ نامکمل شرح تین جلدوں میں شائع ہوئی ہے، تحقیق از عزیز شمس اور ابو القاسم الاعظمی
- ۱۹- عبد الرحمن الفریوانی۔ جهود مخلصہ، ص ۱۲۸۔
- ۲۰- محمد الصباغ، مجلۃ البحوث الاسلامیہ، ریاض
- ۲۱- بذل الجہود کا پہلا ایڈیشن، ۱۳۵۳ھ سے قبل شائع ہوا تھا میں جلدوں میں۔
- ۲۲- پہلی مرتبہ یہ کتاب ۱۳۵۱ میں قاہرہ سے شائع ہوئی۔
- ۲۳- الفریوانی۔ جهود مخلصہ فی ختمۃ الحدیث النبوی، ص ۲۱۶۔
- ۲۴- صالح البراک: امام ابو داؤد السجستانی، ص ۷۳
- ۲۵- تاریخ التراث۔ ۳۸۲/۱۔
- ۲۶- السخاوی الضوء الامع: ۱/۱۳۸، ابن ندیم۔ لعظ الاعجاز، ص ۳۱۳۔
- ۲۷- عبداللہ البراک۔ امام ابو داؤد السجستانی، ص ۷۳
- ۲۸- عبد الرحمن الفریوانی۔ جهود مخلصہ، ص ۱۱۶۔
- ۲۹- اس کتاب کا پہلا ایڈیشن ۱۳۳۶ میں کراچی سے شائع ہوا تھا، اور دوسرا ایڈیشن ۱۳۰۰ (۱۹۸۰) میں لاہور سے وفاقی حکومت پاکستان کے زیر نگرانی شائع ہوا۔
- ۳۰- یہ مجموعہ ۱۳۵۶ھ میں دہلی سے شائع ہوا ہے، دیکھئے الفریوانی جهود مخلصہ، ص ۲۳۳۔
- ۳۱- عبدالحق الحسنی۔ نزہۃ الخواطر (۱۱۳/۸)
- ۳۲- عبداللہ البراک۔ امام ابو داؤد السجستانی، ص ۷۳
- ۳۳- عبداللہ البراک۔ امام ابو داؤد السجستانی، ص ۷۲
- ۳۴- الفریوانی۔ جهود مخلصہ، ص ۳۰۵۔
- ۳۵- محمد مستقیم سلفی۔ اہل حدیث کی تصنیفی خدمات، ص ۴۸
- ۳۶- محمد مستقیم سلفی۔ اہل حدیث کی تصنیفی خدمات، ص ۶۳
- ۳۷- یہ کتاب لاہور سے ۱۳۰۶ھ (۱۹۸۶) میں شائع ہوئی ہے۔
- ۳۸- پہلی مرتبہ یہ کتاب غایۃ المقصود کے حاشیہ پر دہلی سے ۱۳۰۳ میں شائع ہوئی، اس کے بعد مکمل کتاب حیدر آباد دکن سے ۱۳۳۲ میں شائع ہوئی پھر دہلی سے ۱۸۹۱ء میں، اور پھر قاہرہ سے پھر معالم السنن اور تہذیب ابن القیم احمد شاکر اور خالد الفتی کی تحقیق کے ساتھ ۸ جلدوں میں شائع ہوئی۔ بروکلمان تاریخ الادب العربی ۱۸۸/۳
- ۳۹- یہ کتاب بھی غایۃ المقصود کے حاشیہ پر شائع ہوئی اور اس کے بعد ۱۸۹۱ میں پھر قاہرہ سے

مختصر سنن ابی داؤد کے حاشیہ پر معالم السنن کے ساتھ۔ بروکلبان۔ تاریخ الادب العربی، ۳/۱۸۸۔

- ۳۰۔ یزیدین۔ تاریخ القراء العربی، ۳۸۷/۱۔
- ۳۱۔ مستخرج سے مراد وہ کتاب ہے جس میں مصنف کسی اور مصنف کی احادیث کو اپنی اسناد سے روایت کرتا ہے۔
- ۳۲۔ ابن الفرضی۔ تاریخ العلماء و رواة العلم بالاندلس، (۵۲/۲) (۲۰۶/۱) عبد اللہ البراک: الامام ابو داؤد البیہقی، ص ۷۵۔
- ۳۳۔ عبد اللہ البراک: الامام ابو داؤد السجستانی، ص ۷۶-۷۷۔
- ۳۴۔ دلیل الرسائل الجامعیہ فی المملکة العربیہ السعودیہ، ص ۱۹۔
- ۳۵۔ دلیل الرسائل الجامعیہ فی المملکة العربیہ السعودیہ، ص ۱۸۔
- ۳۶۔ سنہ ۱۳۱۲ میں یہ کتاب احساء، سعودی عرب سے شائع ہوئی ہے۔
- ۳۷۔ دلیل الرسائل الجامعیہ، ریاض۔
- ۳۸۔ الفرزائی، جهود مخلصہ، ص ۳۱۱۔
- ۳۹۔ عبد اللہ صالح البراک۔ الامام ابو داؤد، ص ۷۳۔
- ۵۰۔ اس کتاب کا مقدمہ عبد اللہ صالح البراک مولف نے ریاض سے (امام ابو داؤد السجستانی و کتابہ السنن) کے نام سے شائع کیا۔
- ۵۱۔ پہلے یہ کتاب مقالے کی صورت میں مجلہ البحوث الاسلامیہ، ریاض کے پہلے شمارے میں شائع ہو چکی ہے۔
- ۵۲۔ تفصیل کے لئے دیکھئے۔ محمد نذیر رانجھا۔ احادیث کے اردو تراجم۔
- ۵۳۔ ڈاکٹر احمد حسن مرحوم ادارہ تحقیقات اسلامی سے وابستہ رہے، اور (۱۳۱۷ھ) ۱۹۹۶ء میں اسلام آباد میں ان کا انتقال ہوا۔
